السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے کہ حافظ قرآن قیامت کے دن رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۱/۱۴۸ح۱۲۶۸ح۱۲۷۸) ترمذی (۲۹۰۵) ابن ماجہ (۲۱۶) نے حفص بن سلمان ابو عمر ابزاز عن کثیر بن زاذان عن عاصم بن ضمرہ عن علی (بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کی سند سے روایت ہے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: ''من قرا القرآن وحفظہ ادخلہ اللہ الجنۃ وشفعہ فی عشرۃ من اھل بیتہ، کلھم قدا متوجب النار'' جس نے قرآن پڑھا اوراسے یاد کرلیا (پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا) اللہ اسے (جنت میں داخل کرے گا۔ اوراس کے دس گھر والوں میں، جن پر جہنم واجب ہوگئی اس کی شفاعت قبول کرے گا۔ (نیز دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۲۱۴۱ وما بین القوسین منہ

اس روایت کے بعد امام ترمذی نے لکھا ہے کہ ''ھذا حدیث غریب.........ولیس لہ اسناد صحیح وحفص بن سلیمان ابو عمر بزار کوفی یصعف فی الحدیث۔'' یہ حدیث غریب ہے......اوراس کی کوئی صحیح سند نہیں ہے اور حفص بن سلیمان ابو عمر البزاز الکوفی کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

'' حفص بن سلمان مذکور کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا: ''ترکوہ

(محدثین نے اسے ترک کردیا ہے۔ (کتاب الضعفاء للبخاری: ۳، بتحقیقی

(امام نسائی نے فرمایا: ''متروک الحدیث'' متروک الحدیث ہے۔ (کتاب الضعفاء للنسائی: ۱۳۴

(اس راوی پر مزید جروح کے لئے دیکھئے تہذیب الکمال للمزی (۵/۳۶، ۳۷

تنبیہ:

باسند صحیح یہ ثابت نہیں ہے کہ امام وکیع نے اسے ثقہ کہا ہے، اوراگر یہ ثابت ہو تو اس کا تعلق قراءت سے ہے، یعنی وہ قراءت میں ثقہ ہے اور حدیث میں متروک ہے۔ اس کے دوسرے راوی کثیر بن زاذان کے بارے (میں امام ابو حاتم الرازی اور ابو زرعہ الرازی نے کہا: ''شیخ مجھول'' شیخ مجہول ہے۔ (الجرح والتعدیل ۷/ ۱۵۱

(لہٰذا ثابت ہوا کہ روایت مذکورہ سخت ضعیف ہے، الشیخ الالبانی نے بھی اسے ''ضعیف جدا'' (سخت ضعیف) قرار دیا ہے۔ دیکھئے ضعیف الترغیب والترہیب (۱/۴۳۲) وضعیف الجامع (۵۷۶۱

جرح کے بغیر سخت ضعیف روایت کا بیان کرنا حلال نہیں ہے اور تعجب ہے ان واعظین پر جو تکمیل حفظ قرآن کی مجالس میں یہ روایت مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔

ضعیف روایت کے بارے میں علماء کے دو موٴقف ہیں:

(۱) یہ فضائل ومناقب میں بھی حجت نہیں ہے۔ یہ موٴقف ابن العربی وغیرہ کا ہے اور یہی راجح ہے۔

(۲) یہ فضائل ومناقب میں حجت، مستحب یا جائز ہے۔ یہ موقف نووی وغیرہ کا ہے اور مرجوح ہے۔

ثانی الذکر کے موٴقف کی تشریح میں حافظ ابن حجر العسقلانی یہ شرط لگاتے ہیں:

(الاول متفق علیہ ان یکون الضعف غیر شدید'' پہلی شرط یہ سب کا اتفاق ہے کہ اس روایت کا ضعیف شدید نہ ہو۔ صالقول البدیع للسخاوی ص ۲۵۸''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام

ج2ص284

محدث فتویٰ